REGD No. L. 5254

251

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

۲۹ رجب ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۳ امان ۱۳۳۵ ہش - ۱۳ مارچ ۱۹۵۶ء | نمبر ۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ مارچ - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۲ مارچ - حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ آپ کی طبیعت اب خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ امید ہے آپ ایک ہفتہ تک ہسپتال سے واپس تشریف لے آئیں گی۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو چند دن سے اعصابی تکلیف ہے۔ طبیعت میں گھبراہٹ رہتی ہے۔ اور کام کرنے سے جلد کوفت ہو جاتی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب پتہ میں پتھری کی تکلیف کی وجہ سے تاحال بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی طبیعت خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ ٹمپریچر نارمل ہے۔ البتہ کھانسی کی شکایت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر

ربوہ ۱۲ مارچ - مورخہ ۱۰ مارچ ہفتہ کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب قائد مجلس ربوہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے خدام سے خطاب فرمایا اور نہایت ہی مؤثر پیرایہ میں قرآن مجید سے استدلال کرتے ہوئے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے اشعار پیش کرتے ہوئے خدام کو احمدیت کے قیام کی غرض اور اس کے حصول کے ذرائع کی طرف توجہ دلائی — ربوہ کی ۱۶ مجالس اپنی اپنی تنظیم کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئیں محلہ دار الیمن نے گزشتہ ماہ کے کام کی بناء پر علم انعامی حاصل کیا۔

کشمیر کے متعلق ہندوستان کے موقف میں تبدیلی پر حیرت کا اظہار

"ہندوستان اصل سرکاری پوزیشن سے ہٹ گیا ہے وہ نہیں چاہتا کہ یہ مسئلہ پُر امن ذرائع سے حل ہو"

کراچی ۱۲ مارچ - کراچی کے سیاسی حلقوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ ہندوستان کشمیر کے متعلق اپنی اصل سرکاری پوزیشن سے ہٹ گیا ہے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ سیٹو کانفرنس میں کشمیر کے مسئلے پر غور و فکر کے خلاف ہندوستانی اخبارات میں جو خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ وہ انتہائی افسوسناک ہیں۔ اور ہندوستان و پاکستان کے تعلقات کے لئے انتہائی مضرت رساں ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان نے سیٹو طاقتوں سے احتجاج کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ کشمیر قانونی اور واقعاتی اعتبار سے ہندوستان کا حصہ ہے۔ یہاں کے سیاسی حلقوں نے اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ ہندوستان کی اس قلابازی کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ یہ مسئلہ پُر امن طریق سے حل ہو۔ وہ تمام بین الاقوامی معاملات میں امن امن کا پرچار کرتا رہا ہے۔ لیکن اس نے کشمیر کے متعلق اپنا موقف تبدیل کر کے اس قسم کے تمام دعووں کی نفی کر دی ہے ایک مبصر نے کہا ہے۔ کہ ہندوستان کے رویہ میں یہ تبدیلی ایک دو رخی چال ہے۔ گوا کے بارے میں وہ جس طرز عمل کی برائی کرتا ہے۔ کشمیر کے متعلق خود اپنے لئے اسے وہی طرز عمل اچھا نظر آتا ہے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اس دو رخی پالیسی سے اسے فائدہ نہیں پہونچے گا۔ بلکہ ممکن ہے اسے ایسا نقصان اٹھانا پڑے۔ کہ جس کی تلافی نہ ہو سکے۔ بعض مبصرین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ ہندوستان موقف میں تبدیلی کے اعلان سے اپنے عوام کی توجہ ان داخلی مسائل سے ہٹانا چاہتا ہے۔ جن میں وہ بری طرح الجھا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک صوبائی حد بندی کا سوال ہے۔ جو بہت کچھ فسادات پر منتج ہو چکا ہے۔ دوسرے مقبوضہ کشمیر میں مظالم کا سلسلہ اور اس کے نتائج ہیں۔ وہاں رائے شماری کا مطالبہ دن بدن زور پکڑ رہا ہے۔ پھر ہندوستان نے پورا زور لگایا کہ سیٹو کانفرنس میں کشمیر کا مسئلہ زیر بحث نہ آ سکے۔ لیکن اس میں اسے ایک زبردست ڈپلومیٹک شکست ہوئی۔ اسی ضمن میں اس نے برطانیہ اور امریکہ کو دھمکی دی۔ کہ وہ پاکستان کو امداد دینی بند کر دے لیکن اس میں بھی اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ چنانچہ سیٹو کانفرنس کے خلاف اب دہلی کے اخباروں میں جو خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ ان کا یہی مطلب ہے کہ عوام کی توجہ ان پیچیدہ مسائل اور ان میں ناکامی کی طرف سے ہٹ جائے۔ اور عوام کا غصہ پاکستان کی طرف منتقل ہو جائے۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ پاکستان کو اپنا آئین بنانے میں جو کامیابی ہوئی ہے۔ اس سے ہندوستان کے بہت سے لیڈر مایوس ہو گئے ہیں۔ ان کو اس سے سخت دھکا لگا ہے۔ اب وہ پاکستان کے لئے نئی مشکلات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں سے ایک کشمیر کے بارے میں ہندوستان کی حالیہ قلابازی ہے۔ اور دوسری مشکل وہ بعض پاکستانی علاقوں پر چھاپوں کی صورت میں پیدا کر رہا ہے۔

پاکستان میں فولاد کی صنعت کو ترقی دینے کے امکانات

فولاد کے جرمن ماہر الفریڈ کرپ کا بیان

کراچی ۱۲ مارچ - فولاد کے مشہور جرمن ماہر الفریڈ کرپ نے جو آجکل پاکستان آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ پاکستان میں جو خام لوہا پایا جاتا ہے۔ وہ اسی قسم کا ہے۔ جو جرمنی میں نکلتا ہے انہوں نے کل اخبار نویسوں کو بتایا کہ کالاباغ اور چترال میں جو لوہا نکلتا ہے۔ اس میں ۳۵ سے ۴۵ فیصدی تک فولاد ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا میں پاکستان میں فولاد کی صنعت کی ترقی کے بارے میں بہت پُر امید ہوں۔ ملتان سے سات میل کے فاصلے پر میری کمپنی اور پاکستان کی ترقیاتی کارپوریشن کے درمیان فولاد کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے بارے میں بات چیت ہو رہی ہے۔ خیال ہے اس کارخانے میں ابتداءً ستر ہزار ٹن سالانہ فولاد تیار ہو سکے گا۔ اور تین سال کے اندر اندر اس کی پیداوار ۳ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن سالانہ تک پہنچ جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ اس کارخانے کے قیام پر ۱۵ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

طلوع و غروب آفتاب

لاہور ۱۲ مارچ - آج صبح سورج ۶ بجکر ۱۵ منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۶ بجکر ۱۰ منٹ پر غروب ہوگا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ مارچ ۵۶ء

پاکیزہ علمی، ادبی مذاق

(۱)

مشہور و معروف ادیب اور اخبار نویس جناب عبد المجید صاحب سالک سابق مدیر روزنامہ " انقلاب " نے " یارانِ کہن " کے نام سے ایک کتاب شائع فرمائی ہے۔ جس میں جناب مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کے کچھ حالات بھی تحریر فرمائے ہیں۔ اسی میں بعض باتیں مولانا کے احمدیت کے تعلق میں بھی کہی گئی ہیں۔

اس کتاب کا شائع ہونا ہی تھا کہ ہمارے بعض ادبائے غزہ کے دل پر سخت دھکا لگا۔ اور جھٹ مولانا آزاد سے استصواب کر لیا گیا۔ مولانا جو بھارت حکومت میں وزیر تعلیم ہیں کے سکرٹری نے استصواب پر ان باتوں سے انکار کیا ہے۔ اس پر سہ روزہ " ایشیا " لاہور نے حسب ذیل نوٹ لکھا ہے :-

" مولانا عبد المجید سالک نے اپنی کتاب " یارانِ کہن " میں مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق اپنے تاثرات لکھتے ہوئے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔ کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی سے متاثر تھے۔ اگر اتفاقات زمانہ حائل نہ ہو جاتے۔ تو وہ قادیان جا کر مرزا صاحب سے ملتے اور کچھ عجب نہیں کہ ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے راسخ العقیدہ قادیانی ہو جاتے۔ اور ان کا سحر نگار قلم ترجمان القرآن لکھنے اور تحریک حریت کا قافلہ سالار بننے کی بجائے ملکہ وکٹوریہ اور ان کی اولاد کے جاہ و اقبال کا دعا گو ہو جاتا۔

ہر چند مولانا سالک نے اس تاثر کی ذمہ داری قبول کرنے سے گریز کے پہلو بھی اختیار کرلئے ہیں۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مولانا ابوالکلام مرزا صاحب کے دعویٔ مسیحیت موعود سے کوئی سروکار نہ رکھتے تھے مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کی غیرت اسلامی اور حمیت دینی کے قدردان ضرور تھے۔ یہاں تک کہ جب مرزا صاحب کا انتقال ہوا۔ تو مولانا نے وکیل امرت سر میں ایک المناک مرثیہ لکھا۔ اور ان کی اسلامی خدمات کو زبردست خراجِ تحسین ادا کیا۔ امرت سر سے لاہور پہنچے۔ اور وہاں سے مرزا صاحب کے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک گئے۔

حق یہ ہے۔ کہ جب ہم نے مولانا سالک کی یہ سطور پڑھیں۔ تو ہمارے اس ادبی اسلامی اور سیاسی حسن ظن کو سخت صدمہ پہنچا۔ جو شروع سے ہمیں مولانا ابوالکلام کے بارے میں ہے۔ ہمیں حیرت ہوئی کہ مولانا ابوالکلام جیسا سلجھے ہوئے اور پاکیزہ علمی و ادبی مذاق کا آدمی مرزا صاحب کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے لئے صبر کہاں سے لا سکا۔ ....

مولانا ابوالکلام کی تردید

اب " یارانِ کہن " میں مولانا سالک کے بیان کو دیکھ کر مولانا ابوالکلام کے پرائیویٹ سکرٹری ڈاکٹر محمد اجمل خاں نے ذیل کا بیان دیا ہے۔

مولانا عبد المجید صاحب سالک نے ایک کتاب یارانِ کہن کے نام سے لکھی ہے۔ جس میں بعض بے بنیاد باتیں مولانا کے متعلق درج ہیں۔ مثلاً یہ کہ مولانا۔ مرزا غلام احمد کی کتب سے بہت متاثر ہوئے۔ یا جنازے کے ساتھ قادیان گئے وغیرہ۔ مناسب یہ ہے کہ سالک صاحب خود اس کی تردید کر دیں۔

" وکیل " میں مرزا غلام احمد کی وفات پر جو مقالہ افتتاحیہ چھپا تھا۔ وہ منشی عبد المجید کپور تھلوی کا لکھا ہوا تھا۔ مولانا کا اس اداریہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ "

(سہ روزہ ایشیا لاہور مورخہ ۲۵ فروری ۵۶ء)

مولانا حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے متاثر ہوئے یا نہیں۔ یا آپ حضور اقدس کے جنازہ کے ساتھ لاہور سے بٹالہ تک گئے یا نہیں یا مقالہ افتتاحیہ آپ کا رشحۂ قلم ہے اس کا فیصلہ کرنے کے لئے ہمیں بعض قرائن کو ضرور ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اس سے مولانا کے سکرٹری صاحب نے بھی انکار نہیں کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت مولانا اخبار " وکیل " امرت سر کے ایڈیٹر تھے۔ آپ کی وفات پر جو مقالہ افتتاحیہ وکیل میں شائع ہوا اس کا ایک طویل حصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

" وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا۔ اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خواب ہستی کو بیدار کرتا تھا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ یہ تلخ موت یہ زہر کا پیالہ موت۔ جس نے مرنے والے کی ہستی تہ خاک پنہاں کی۔ ہزاروں لاکھوں زبانوں پر تلخکامیاں بن کے رہے گی۔ اور قضا کے حملہ نے ایک جیتی جان کے ساتھ جن آرزوؤں اور تمناؤں کا قتل عام کیا ہے۔ صدائے ماتم مدتوں ان کی یادگار تازہ رکھے گی۔ ....

مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ان تعلیمیافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا۔ کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جنرل کا فرض پورا کرتے رہے۔ ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔ تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست و پائمال بنائے رکھا۔ آئندہ بھی جاری رہے۔ اور اگر شور بختی مزاحم صلح و احسان نہ ہو تو یک جہتی کے ساتھ مشترکہ فرض کی واجبی شرکت کے ساتھ اور جامعہ اسلامیہ کے مبارک اصولوں کے ساتھ ....

میرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ ....

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے۔ ....

اس وقت سے اخیر عمر تک مرزا صاحب آریہ سماج کے چہرہ سے انیسویں صدی کے ریفارمر کا چڑھایا ہوا ملمع اتارنے میں مصروف رہے۔ ان کی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریروں سے اس دعویٰ پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے۔ ....

فطری ذہانت و مہارت اور مسلسل بحث و مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب میں ایک شانِ خاص پیدا کر دی تھی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذاہب غیر پر ان کی نظر نہایت وسیع تھی۔ اور وہ اپنی معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال کر سکتے تھے۔ تبلیغ و تلقین کا یہ ملکہ ان میں پیدا ہو گیا تھا۔ کہ مخاطب کسی قابلیت یا کسی مشرب و ملت کا ہو۔ ان کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر میں پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے۔ اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں۔ اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ اس کی نظیر غالباً دنیا میں کسی جگہ سے نہیں مل سکتی۔

مرزا صاحب کا دعویٰ تھا۔ کہ میں ان سب کے لئے حکم و عدل ہوں۔ لیکن اس میں کلام نہیں۔ کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں مخصوص قابلیت تھی۔ اور یہ نتیجہ تھی ان کی فطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید نہیں ہے کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔ جو اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔ " فقط

(تاثرات قادیان صفحہ ۲۱۰ تا ۲۱۲)

ہم نے یہ طویل عبارت محض اس لئے یہاں درج کر دی ہے۔ کہ معترضین خود چھان پھٹک کر کے دیکھ لیں۔ کہ ایسی عبارت مولانا موصوف کی ہو بھی سکتی ہے یا نہیں اور یا یہ امر کہ مقالہ لکھا تو جناب عبد المجید صاحب کپور تھلوی نے ہی ہو مگر اس کی نوک پلک مولانا موصوف نے درست کی ہو یا نہیں۔ (باقی)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی توجہ کیلئے

قبل ازیں بذریعہ اخبار الفضل درخواست کی گئی تھی۔ کہ مقامی جماعتیں اپنے بجٹ بابت سال ۵۷-۱۹۵۶ء تشخیص کروا کر ۳/۵۶ تک ارسال فرما دیں۔ لیکن ابھی تک بعض جماعتوں کی طرف سے بجٹ موصول نہیں ہوئے۔ اس لئے تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی تمام جماعتوں کے بجٹ ۱۵/۳/۵۶ تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ نظارت خود ان جماعتوں کا بجٹ تجویز کر دے گی۔ اور بعد میں ان کا کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) مبشر احمد ابن چودھری مظفر علی صاحب نے امسال B.C. کا امتحان دینا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری اہلیہ صاحبہ ۱۵/۲۰ دن سے بخار اور کھانسی سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ خاکسار عبد الرحمٰن عاجل

(۲) میں کافی عرصہ سے معدہ اور انتڑیوں کی تکلیف میں ہوں۔ دو سال سے دل کی تکلیف بھی ہے۔ احباب میری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار مسعود احمد خواجہ آرڈیننس آفیسر

(۳) میرا پوتا محمد یحییٰ کھانسی سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمادیں۔ محمد الدین از ملتان فیض ہوٹل۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ اسلام کی روز افزوں ترقی

★ پریس و اخبار کا اجراء —— ★ ۹۵۰۰ میل کا تبلیغی و تربیتی سفر

★ ۲۵۵ افراد کا قبول اسلام —— ★ ۶ نئی جماعتوں کا قیام

★ ہمارے سکولوں کے خوشکن نتائج

252

سیرالیون مشن کی سالانہ رپورٹ

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

دوران سال ۱۹۵۵ء میں خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے سیرالیون مشن کے کام نے گزشتہ سال کی نسبت کافی ترقی کی۔ اس سال مبلغین نے ۹۵۰۰ میل کا تبلیغی و تربیتی سفر کیا۔ ۹۳ گاؤں و قصبات میں پبلک لیکچرز دیئے گئے۔ ۲۵۵ احباب کو قبول احمدیت کی توفیق نصیب ہوئی۔ ۶ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ ایک اخبار و پریس جاری کیا گیا۔ بو میں ایک لائبریری ایک پبلک ریڈنگ روم اور ایک بک شاپ تیار ہوئی۔ تفصیلی رپورٹ ذیل میں عرض ہے۔

اخبار و پریس

ماہ فروری میں خدا تعالےٰ نے ہمیں ایک جماعتی اخبار افریقن کریسنٹ The African Crescent کے نام سے جاری کرنے کی توفیق بخشی۔ یہ اخبار چونکہ سیرالیون (پروٹیکٹوریٹ) میں مسلمانوں کا ایک واحد نمائندہ اخبار ہے۔ لہذا مسلمانوں کی طرف سے اس کا خوب گرم جوشی سے استقبال ہوا اور مسلمان لیڈروں کی طرف سے جن میں حکومت کے بعض وزراء بھی شامل تھے اس کے اجراء پر پیغام تہنیت موصول ہوئے جن میں سے وزیر مواصلات حکومت سیرالیون کے خط کا ترجمہ ایک گزشتہ رپورٹ میں ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے۔

ابتداء میں اس اخبار کی اشاعت صرف ۵۰۰ تک محدود تھی۔ مگر سال کے آخر میں یہ تعداد ۱۰۰۰ تک پہنچ چکی ہے۔ اور ملک کے قریباً ہر بڑے شہر اور قصبہ میں اس کے خریدار موجود ہیں۔ اخبار جاری کرنے کے بعد اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی گئی۔ کہ مشن کے پاس اپنا پریس بھی ہونا چاہیئے۔ لہذا خدا تعالےٰ نے اس امر کی بھی توفیق بخشی۔ اور ماہ اگست میں ایک چھوٹے سائز کا پریس بھی خرید لیا گیا۔ جو بو میں "نذیر مسلم پریس" کے نام سے جاری کیا گیا۔ یہ پریس چونکہ چھوٹے سائز کا ہے۔ جو ہمارے اخبار کو باقاعدگی اور احسن پیرایہ پر چلانے کے لئے ناکافی ہے۔ لہذا جلسہ سالانہ پر جماعت سے اپیل کی گئی۔ کہ کوئی مناسب اور بڑا پریس خریدنے کے لئے جماعت چندہ دے جس پر جماعت نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا۔ کہ آئندہ سال میں انشاء اللہ ۱۱۰۰ پونڈ کی رقم اکٹھی کی جائے گی۔ جس سے نہ صرف بڑا پریس خریدا جاسکے گا۔ بلکہ بو میں ایک مہمانخانہ بھی تعمیر ہوسکے گا۔

بک شاپ و لائبریری

سال کے شروع میں بو جماعت کے ایک پرانے اور مخلص دوست پا علی او جس نے اپنا ایک پختہ مکان ملحقہ مسجد احمدیہ بو مشن کے نام وقف کیا تھا۔ کچھ عرصہ وہ مکان مہمانخانہ کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ بعد میں اس میں ضروری ترمیمات کرکے احمدیہ بک شاپ لائبریری اور ریڈنگ روم قائم کئے گئے۔ مکان کے برلب سڑک ہونے کی وجہ سے امید ہے۔ انشاء اللہ ہماری یہ مساعی تبلیغی لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوگی۔

مدارس

دوران سال میں یہاں ہمارے دو انگریزی اور دو عربی سکول کام کرتے رہے۔ انگریزی سکول بو اور روکوپر میں دو عربی گبورکا و بو میں۔ بو کا سکول ایک مرکزی سکول ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ اور عام پبلک کی نگاہ میں بھی کافی اہمیت حاصل کر چکا ہے چنانچہ دوران سال میں بہت سے معزز اصحاب سکول دیکھنے آئے مثلاً نائب وزیر اعلےٰ حکومت سیرالیون۔ وزیر مواصلات۔ تین امریکی عیسائی مبلغ۔ دو یورپین پروفیسر۔ ڈسٹرکٹ کمشنر۔ سینئر ایجوکیشن آفیسر۔ پرنسپل ایجوکیشن آفیسر۔ ڈائرکٹر آف میڈیکل سروسز گولڈکوسٹ فٹ بال ٹیم کے چیئرمین اور ممبران ٹیم۔ پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کونسل مگبورکا و بو۔ اور متعدد پیراماؤنٹ چیفس مختلف اوقات میں تشریف لائے۔ اور طلباء و اساتذہ سے خطاب کرتے رہے۔ اور سکول کی حسن کارکردگی کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعض نے طالب علموں کو انعامات پیش کئے اور امدادی طور پر نقدی بھی پیش کی۔ اس سال ہمارے انگریزی سکول نتائج کے لحاظ سے بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھے رہے۔ مثلاً بو احمدیہ سنٹرل سکول سارے پروٹیکٹوریٹ میں اول رہا۔ اسی طرح روکوپر احمدیہ سکول اپنے صوبہ میں اول قرار دیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ان ہر دو سکولوں کی عمارتوں کے متعلق بھی کچھ عرض کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ بو سکول کی عمارت کا ایک حصہ جو کافی عرصہ سے زیر تعمیر تھا۔ اس کے لئے امسال گورنمنٹ سے گرانٹ حاصل کرنے کی کوشش کی گئی چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے ۸۰۰ پونڈ ملنے پر وہ حصہ عمارت مکمل کیا گیا۔ جس سے سکول کی عمارت میں ایک ہال اور تین کمروں کا اضافہ ہوا۔

روکوپر سکول کی عمارت بہت پرانی ہوچکی تھی۔ جس کی جگہ ایک نئی عمارت کی ضرورت تھی۔ حکومت کو اس امر کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی۔ مگر گزشتہ عرصہ میں کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوسکا۔ کیونکہ ہمارے سکول کے مقابل ایک عیسائی رومن کیتھولک سکول کا قیام عمل میں آچکا تھا اور گورنمنٹ نے ہمارے سکول کی طرف توجہ دینی ضروری نہ سمجھی۔ حتیٰ کہ یہاں تک کہہ دیا کہ رومن کیتھولک سکول کی موجودگی میں تمہارے سکول کی چنداں ضرورت نہیں۔ لہذا تم کسی قریب کے گاؤں میں جگہ تلاش کرو۔ اس سے ہماری مشکلات میں اضافہ ہونا ایک لازمی امر تھا۔ کیونکہ اس علاقہ میں سوائے روکوپر کے فی الحال اور کسی جگہ مضبوط جماعت قائم نہیں۔ جہاں سکول کے لئے جگہ موزوں ہوسکتی۔

آخر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مشن انچارج خود وہاں تشریف لے گئے اور اس علاقہ کے مسلمان لیڈروں اور عوام کو ملکر والئے علاقہ کو اپنے حق میں کرنے کی کوشش کی جس میں مولوی صاحب موصوف کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ہماری اس مشکل کا حل نکل آیا۔ یعنی ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے ہمارے سکول کی عمارت کیلئے روکوپر میں ہی منظوری ہوگئی۔ جو ۱۹۵۶ء کے ابتداء میں شروع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

مگبورکا میں بھی پہلے ایک انگریزی سکول تھا۔ مگر اس سال کے شروع میں بعض ناساعد حالات کی بناء پر اسے عربی سکول میں تبدیل کر دیا گیا تھا مگر اپریل کے آخر میں مسلمان عوام کی طرف سے اس کے دوبارہ اجراء کا مطالبہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو انسان کامل بنانے کا ایک کارگر —— اور —— کبھی خطا نہ ہونے والا نسخہ

انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراطِ مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے جس کو سورۂ فاتحہ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم یا اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ وہ دعا ہے جو ہر وقت۔ ہر نماز اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اس قدر اس کا تکرار ہی اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہماری جماعت یاد رکھے۔ کہ یہ معمولی سی بات نہیں ہے۔ اور صرف زبان سے طوطے کی طرح رٹ لینا اصل مقصود نہیں ہے۔ بلکہ یہ انسان کو انسان کامل بنانے کا ایک کارگر اور کبھی خطا نہ ہونے والا نسخہ ہے" (الحکم ۳۰ مارچ ۱۹۰۵ء)

لیا گیا۔ جس پر افسران متعلقہ سے خط و کتابت کی گئی۔ اور ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ بھی حقیقت واضح کی۔ جس کا یہ اثر ہوا۔ کہ پریذیڈنٹ لوکل ایجوکیشن اتھارٹیز نے نہ صرف سکول کے دوبارہ اجراء پر رضامندی کا اظہار کیا۔ بلکہ ۶۰ پونڈ کی رقم عمارت کی مرمت کے لئے بھی منظور کی۔ جس سے سکول کی عمارت کی ضروری مرمت کرائی گئی ہے۔ اب سکول کھلنے میں گو بعض قانونی رکاوٹیں ہیں۔ مگر امید ہے۔ انشاء اللہ ابتداء فروری ۱۹۵۶ء میں یہ سکول بھی جاری ہو سکے گا۔ اور ساتھ کے ساتھ پرائمری سکول بھی کام کرتا رہے گا۔ اسی طرح ضلع کہلاہوں میں ایک گاؤں بہلاہوں جہاں ہماری کافی بڑی جماعت ہے۔ میں بھی ایک احمدیہ سکول کھولنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔

مساجد

روکوپر وہ جگہ ہے۔ جہاں سیرالیون میں فریٹون کے بعد سب سے پہلے احمدیہ جماعت قائم ہوئی۔ مکرم الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ فریٹون سے سیدھے اس مقام پر پہنچے۔ اور ان کے ذریعہ ایک کثیر تعداد کو چشمہ ہدایت سے سیراب ہونے کی توفیق ملی۔ مگر باوجود اس کے کہ احمدیت کو قائم ہوئے وہاں پندرہ سال سے زائد عرصہ گزر چکا تھا۔ اب تک وہاں احمدیوں کو اپنی مسجد تعمیر کرنے کا موقع حاصل نہ ہو سکا۔ چنانچہ اتنا لمبا عرصہ احمدی احباب ایک دوست کے مکان پر ہی فریضہ نماز ادا کرتے رہے۔ اس سال کے شروع میں احمدیت کے خلاف مخالفین کی شورش نے کچھ سختی اختیار کی۔ مگر خدا تعالیٰ کے کام کچھ عجیب حکمت رکھتے ہیں۔ یہی مخالفت ہمارے لئے مفید ثابت ہوئی۔ اور اس ریاست کا پیراماؤنٹ چیف جو پہلے لوگوں کی تائید میں تھا۔ اور مسجد کے لئے جگہ دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس مخالفت میں اس نے احمدیوں کی مظلومی اور دوسری طرف احمدیت کی اخلاقی، تعلیمی اور اسلامی خدمات کو دیکھتے ہوئے بغیر کسی کی پرواہ کئے احمدیوں کو مسجد تیار کرنے کی اجازت دے دی۔ جس پر فوراً ہی ایک مکان بر لب سڑک خرید لیا گیا۔ جہاں انشاء اللہ عنقریب میں پختہ مسجد تیار ہو سکے گی۔ اس کے علاوہ بیلاہوں اور بگبورکا کی مساجد کی عمارتیں کافی پرانی ہو چکی تھیں۔ ان کی جگہ نئی مساجد تعمیر کرنے کی جماعتوں میں تحریک کی گئی۔ چنانچہ بگبورکا میں تو کام شروع ہو چکا ہے۔ اور پرانی عمارت کی جگہ ایک پختہ عمارت تیار ہو رہی ہے۔ باقی بیلاہوں میں بھی انشاء اللہ عنقریب کام شروع ہو جائے گا۔ احباب ان مساجد کی تکمیل اور آبادی کے لئے دعا فرمائیں۔

ٹونگیا ریاست میں احمدیوں پر مظالم

امسال شروع مارچ میں مذکورہ ریاست میں ہمارے احمدی دوستوں کو جن کی تعداد ۲۰۰ افراد تک پہنچتی ہے۔ وہاں کے پیراماؤنٹ چیف ماما وا ساما (Mamawa Sama) کی طرف سے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ چنانچہ بعض کو ان میں سے زدو کوب کے علاوہ جرمانے بھی کئے گئے۔ جس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں تھی۔ کہ انہوں نے اس سے مشورہ کئے بغیر احمدیت کو قبول کیا۔ اور پھر اپنی نماز کے لئے مساجد تعمیر کیں۔

اس ظلم کے سدِباب کے لئے مشن کی طرف سے قانونی چارہ جوئی کی گئی۔ گورنر سیرالیون بعض وزراء۔ چیف کمشنر پروٹیکٹوریٹ۔ ڈسٹرکٹ کمشنر سیما و دیگر افسران متعلقہ کو خطوط لکھے گئے۔ نیز مختلف حلقہ جات کی جماعتوں کی طرف سے احتجاجی ریزولیوشن پاس کر کے افسران حکومت کو ارسال کئے گئے۔ اخبارات میں بھی مضامین لکھ کر اس ظلم کی وضاحت کی گئی۔ جس پر حکومت کو کچھ توجہ ہوئی۔ اور معاملہ کی پوری تحقیقات کی گئی۔ گو ابھی تک حالات پوری طرح سازگار نہیں ہوئے۔ تاہم پہلے سے کافی حد تک احمدی امن و سکون سے بسر اوقات کر رہے ہیں۔

حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی کی وفات

امسال ۱۵ مئی میں اسلام کے ایک جاں نثار مجاہد یعنی الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی رضی اللہ عنہ جو گذشتہ سال کے وسط میں سیرالیون تشریف لائے۔ اور جو مدت سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی وفات سیرالیون کی احمدی جماعتوں کے لئے ایک سانحہ عظیمہ تھی۔ اور ایک ایسا نقصان تھا۔ جس کی تلافی ناممکن تھی۔ اس سانحہ پر ہر دل غمزدہ اور ہر روح پژمردہ نظر آتی تھی۔ کیونکہ یہ لوگ ایک لمبے عرصہ تک آپ کی صحبت سے مستفیض ہو چکے تھے۔ میدان تبلیغ میں حضرت مولوی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے جس قسم کی بے لوث اور بے مثل قربانیاں سرانجام دیں۔ ان کا ذکر تاریخ احمدیت میں آئندہ نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے گا۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں عالی مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے لواحقین و پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ (آمین)

سیرالیون کی جماعتوں کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں ہدیہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ کی بیماری اور پھر بغرض علاج یورپ کے سفر کی اطلاع پر سیرالیون کی جماعتوں کو جہاں دعاؤں اور روزوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ وہاں ذی ثروت حضرات سے مالی قربانی کی اپیل بھی کی گئی۔ تاکہ وہ رقم حضور انور کے اخراجات کے ضمن میں حضور کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔ چنانچہ اس تحریک پر جماعت کی ایک خاصی تعداد نے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ اور ۷۵ پونڈ کی رقم جمع ہونے پر حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کی گئی۔ اس کے علاوہ ہمارے ایک شامی دوست سید امین خلیل صاحب نے جن کا ایک فرزند ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ یکصد پونڈ بطور قرض بھی پیش کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

گولڈ کوسٹ فٹ بال ٹیم کے اعزاز میں دعوت

اخیر سال میں گولڈ کوسٹ فٹ بال ٹیم سیرالیون میں ایک انٹرنیشنل میچ کھیلنے آئی۔ جس میں ایک احمدی دوست مسٹر آر کنفر بھی شامل تھے۔ بو شہر میں اس ٹیم کا دوسرا میچ ہوا۔ جس میں ان کو کامیابی ہوئی۔ مسٹر آر کنفر جو ایک مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں۔ بو پہنچتے ہی اپنے چیئرمین اور ڈائریکٹر آف میڈیکل سروسز سیرالیون گورنمنٹ کے ہمراہ ہمارے دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ مبلغین سے ملاقات و تعارف کے بعد سکول کا [illegible]

کیا۔ جس میں آپ نے الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم رضی اللہ عنہ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرنے کے علاوہ طلباء کو اشاعتِ اسلام و احمدیت کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح چیئرمین نے بھی چند منٹ طلباء سے خطاب کیا۔ اور نہایت موثر انداز میں ان کو ان کی آئندہ ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اگلے دن تمام ٹیم اور اس کے منتظمین کے اعزاز میں مشن ہاؤس میں ایک پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ جس میں شہر کے معززین بھی شریک ہوئے۔ یہ تقریب نہایت خوشگوار ماحول میں عمل میں آئی۔ مکرم امیر صاحب نے اس موقعہ پر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور مشن کے کوائف سے مختصراً ان کو متعارف کیا۔ نیز سلسلہ کا لٹریچر بھی ہر ایک کو تحفۃً پیش کیا گیا۔ اسی موقع پر طلباء سکول نے بھی March Past کیا۔ اور عربی و انگریزی گیتوں سے احباب کو محظوظ کیا۔ (باقی)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے

مساکین کو کھانا کھلانے والے احباب

صدقہ و خیرات، اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ و خیرات تکلیف۔ بیماری۔ رنج و غم اور ردِ بلا کے علاوہ اکثر روح کی تسکین کا موجب ہوتا ہے۔ ایسے وقتوں میں احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ کے ذریعہ مساکین کے کھانے کا علیحدہ انتظام اور جانور ذبح کروا کر مستحق اور معذور دوستوں میں گوشت تقسیم کرواتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی برکت اور فضل و کرم کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں بیرونی علاقہ کے مندرجہ ذیل دوستوں نے افسر صاحب لنگر خانہ کو رقوم ارسال کیں۔ اور ان کی خواہش کے مطابق کھانے اور ذبیح جانور اور تقسیم گوشت کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے جملہ احباب کی خیرات و صدقہ کو قبول فرماوے۔ اور آئندہ ان پر اپنا فضل فرماتا رہے۔ آمین۔

(۱) خواجہ بشیر احمد صاحب آف ڈیرہ دون لاہور (۲) چودھری عطاء اللہ صاحب رچور لاہور (۳) مکرمہ بیگم صاحبہ میاں نسیم حسین صاحب کراچی (۴) عبد الرشید صاحب شرما شکارپور سندھ (۵) بیگم صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (۶) فقیر اللہ صاحب سکرٹری مال لاہور۔

(افسر لنگر خانہ)

پروگرام دورہ جماعت ہائے منجانب نظارت رشد و اصلاح

ذیل کے پروگرام کے مطابق مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نظارت رشد و اصلاح کی طرف سے دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مولوی صاحب سے تعاون سے پیش آئیں۔

نمبر شمار	صوبہ و ضلع	جماعت ہائے احمدیہ	تواریخ قیام
(۱)	مغربی پاکستان۔ ملتان	(۱) خانیوال (۲) محمود آباد (۳) ملتان شہر (۴) ملتان چھاؤنی۔	۱۴ تا ۲۰ مارچ سنہ ۵۶ء
(۲)	” مظفر گڑھ	(۱) مظفر گڑھ (۲) علی پور گھلواں (۳) لیہ	۲۱ تا ۲۶ مارچ ”
(۳)	” بہاولپور	(۱) بہاولپور (۲) الہ آباد	۲۷ مارچ تا ۳ اپریل ” شاورت پر حاضری
		(۳) خانپور (۴) رحیم یار خان	۳ تا ۱۰ اپریل ”

(ناظر رشد و اصلاح)

ذکر الٰہی کی فضیلت

(از مکرم احمد صادق صاحب محمود بنگالی متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

انسانی دل کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چند الفاظ میں جس بصیرت افروز حقیقت سے ہمیں روشناس فرمایا ہے۔ اس سے بڑھ کر واقفیت ہمیں اور کہیں نہیں ملتی آپ فرماتے ہیں۔ ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ۔ الا وھی القلب (بخاری) یعنی "انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے کہ جب وہ اچھا ہو جاتے۔ تو سارا جسم اچھا ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے۔ تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے۔ اور اے مسلمانو! ہوشیار ہو کر سن لو کہ وہ دل ہے"

سبحان اللہ کس قدر پر حکمت کلام ہے! ان چند الفاظ میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کے تمام اعمال کا منبع اس کا دل ہے۔ اگر اس کے دل میں نیک اور پاکیزہ جذبات ہوں گے۔ تو اس کے ہاتھ پاؤں زبان آنکھ غرض تمام اعضائے جسمانی سے سرزد ہونے والے اعمال لازماً نیکی کے راستہ پر چلیں گے۔ لیکن اگر دل کے جذبات ناپاک اور گندے ہوں گے تو اعمال بھی لامحالہ گندے رستہ پر پڑ جائیں گے۔ کیونکہ دل کے جذبات بیج کا رنگ رکھتے ہیں۔ اور عمل وہ درخت ہے۔ جو اس بیج سے پیدا ہوتا ہے پس اصلاح کے لئے اصل فکر دل کی ہونی چاہیئے جو انسانی جسم کا مرکزی نقطہ ہے۔ جس پر تمام اعمال کے سنورنے یا بگڑنے کا دارومدار ہے

انسانی دل کے متعلق جب ہم اس حدیث نبوی کی روشنی میں ایک اور زاویہ نگاہ سے غور کرتے ہیں۔ تو اس کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ انسان اسلئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کو شناخت کرے۔ اس نصب العین اور مقصد حیات کے حصول کے لئے انسانی فطرت میں دو قسم کے قویٰ ودیعت کئے گئے ہیں۔ ایک تو معقولی قویٰ ہیں۔ جن کا تعلق دل سے ہے۔ خدا تعالےٰ کی معرفت اور شناخت کی راہ میں عقل کی راہنمائی صرف اس حد تک ہے۔ کہ اس جہان کا کوئی خالق ہونا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ معرفت الٰہی میں محض اس حد تک راہنمائی انسان کی اپنی اصلاح اور ترقی کے میدان میں کوئی حقیقی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ بلکہ حقیقی اصلاح اور ترقی کے لئے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لانے کے لئے درجہ یقین تک پہنچے اور کامل شناخت و معرفت اسے حاصل ہو۔ اس درجہ تک انسان کو صرف اس کا دل ہی اپنے روحانی قویٰ کے ذریعہ پہنچا سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ روحانی قویٰ اسی صورت میں اجاگر ہو سکتے ہیں کہ پہلے دل کو پاکیزہ اور صاف و شفاف بنایا جائے۔ اور ظلمت کے پردوں کو ہٹایا جائے۔ ظلمتِ دل اور حجاب سے مراد دنیا کی بے جا محبت لالچ تکبر نخوت عجب ریاکاری نفس پرستی اور دوسرے اخلاقی رذائل اور محبت و اطاعت الٰہی کی راہ سے عمداً انحراف اختیار کرنا وغیرہ ہیں۔ اور قلب کی صفائی اور پاکیزگی سے مراد ان حجابوں اور روکوں اور ظلمتوں کو دور کرنا اور الٰہی فیض و نور کے حصول کے لئے مستعد ہونا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دل سے ان ظلمت کے پردوں کو کس طرح ہٹایا جائے۔ اور دل کی صفائی اور پاکیزگی حاصل کرنے اور روحانی قویٰ کے اجاگر کرنے کا کیا طریق ہے؟

اگر اس سوال کا جواب محض عقل انسانی سے مانگا جائے۔ تو یہ سوال بے محل ہوگا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ پاکیزگی قلب روحانی قویٰ اور الٰہی فیوض کا حصول یہ سب امور روحانی ہیں اور روحانی امور کے اسباب و علل موجبہ کا حقیقی ادراک عقل کے دائرہ سے باہر ہے کیونکہ عقل کا دائرہ تو صرف سلسلہ اسباب نظام ظاہری و جسمانی ہے۔ پس روحانی امور کے اسباب و علل موجبہ معلوم کرنے کے لئے کوئی روحانی ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ جو ہمیں سلسلہ اسباب نظام باطنی و روحانی کی آگاہی بخش سکے۔ اور وہ وحی الٰہی یعنی قرآن مجید ہے جو ہمیں عالم روحانی کی پوری تفصیلات سے روشناس کرتا ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ ظلمتِ دل کو مٹانے اور پاکیزگی قلب اور الٰہی فیوض کے حاصل کرنے کے لئے قرآن مجید ذکر الٰہی کو علت موجبہ قرار دیتا ہے۔

چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اذکرونی اذکرکم کہ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا یعنی تمہیں شرف اور عزت و کامیابی عطا کروں گا اور فرمایا کہ اقیموا الصلوٰۃ لذکری کہ میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔ گویا نماز بھی ذکر الٰہی ہے۔ اور اس ذکر اللہ کی افادیت کے متعلق فرمایا کہ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز جو ایک اعلےٰ قسم کا ذکر الٰہی ہے۔ فحشاء اور منکر سے روکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فحشاء کے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ وہ بدی اور بے حیائی کی باتیں جو ابھی برے خیالات اور جذبات کی صورت میں پیدا ہوتی ہیں اور فحشاء کے یہی معنے قرآن کریم میں تمام ان مقامات پر ہیں۔ جہاں یہ لفظ المنکر سے قبل آیا ہوا ہے اور منکر کے معنے ظاہری ناپسندیدہ امور ہیں۔ جن کو دیکھ کر دوسرے نفرت کرتے ہوں۔ پس قرآن کہتا ہے کہ ذکر الٰہی سے دل کے برے خیالات اور گندے جذبات دور ہو جاتے ہیں اور انسان پاکیزگی اور شرف کے بلند درجات تک پہنچ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ایک حدیث قدسی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ لا یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی اکون سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ الذی یبطش بہ ورجلہ الذی یمشی بہ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نوافل سے میرا بندہ مجھ سے اس قدر قریب ہو جاتا ہے۔ کہ میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ اور میں اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں۔ جن سے کہ وہ دیکھتا ہے۔ اور میں اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں۔ جن سے کہ وہ پکڑتا ہے۔ اور میں اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے کہ وہ چلتا ہے"

ظاہر ہے کہ اس حدیث کا یہی مطلب ہے کہ ذکر الٰہی (یعنی نوافل) کے ذریعہ انسان اس حد تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس کے دل کی پاکیزگی اور نیک جذبات کی بناء پر اس کے تمام جوارح سے نیک اعمال صادر ہونے لگتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس کے روحانی قویٰ بھی اجاگر ہو جاتے ہیں اور اس کا دل الٰہی فیوض و انوار کو جذب کرنے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے اور پھر وہ خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔ ذکر الٰہی بھی دو قسم کا ہے ایک تو پنجگانہ نمازوں کی صورت میں ہے۔ جو فرض قرار دیا گیا ہے۔ دوسری قسم کا ذکر الٰہی نفل کے طور پر ہے (۱) جیسے بصورت نوافل (۲) بصورت تلاوت قرآن کریم چنانچہ فرمایا۔ وھذا ذکر مبارک انزلناہ افانتم لہ منکرون کہ ہم نے تمہارے لئے یہ مبارک ذکر و قرآن مجید نازل کیا ہے پس کیا تم اس کا انکار کرنے والے ہو (۳) تیسرا بصورت تکرار صفات باری تعالےٰ یعنی خدا تعالےٰ کی صفات بابرکات کو زبان سے ادا کرنا اس طور پر کہ ان کے مطالب و مظاہر پر نظر رکھتے ہوئے دل سے ان کا اقرار کرنا یہ ذکر انسان ہر حالت میں کر سکتا ہے۔ جیسے فرمایا۔ فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبکم کہ جب تم نماز پڑھ چکو۔ تو پھر اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اور بیٹھنے کی حالت میں بھی اور لیٹے ہوئے کی حالت میں بھی۔ اور ایسا ہی فرمایا یا ایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ۔ یا ایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا

ذکر الٰہی کے بے انتہا فوائد ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ انسان ذکر الٰہی سے شیطانی وساوس اور گندے جذبات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ومن یعش عن ذکر الرحمان نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین کہ جو شخص خدائے رحمان کے ذکر سے غافل رہتا ہے۔ اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جو اس کے ساتھ رہتا ہے۔ دوسرا فائدہ ذکر الٰہی کا یہ ہے کہ عقل تیز ہو جاتی ہے۔ اور ذکر کرنے والے پر ایسے ایسے مطالب اور نکات کھلتے ہیں کہ وہ ان پر حیران ہو جاتا ہے۔ اور اس کے خیالات بہت پاکیزہ اور بلند ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لآیات لاولی الالباب۔ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار۔ کہ زمین و آسمان کی پیدائش اور دن رات کے اختلاف میں بہت سی نشانیاں ہیں مگر انہی لوگوں کے لئے جو عقل والے ہوں۔ اور عقل والے لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے ذکر میں ہر وقت مشغول اور اس کے کاموں پر فکر کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

تیسرا فائدہ ذکر الٰہی کا یہ ہے کہ اس سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ جیسا فرمایا الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ سنو سنو کہ قلوب کو ذکر الٰہی سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ گھبراہٹ اس صورت میں نہیں رہ سکتی کہ جب انسان کو یہ یقین ہوگا کہ اس کا خدا غیر محدود طاقتوں والا ہے اور ہر قسم کی تکلیف اور مصیبت کو دور کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح پر اسکو اطمینان قلب حاصل ہو جائے گا۔ چوتھا فائدہ ذکر الٰہی کا یہ ہے کہ دل مضبوط ہوتا اور مقابلہ کی طاقت پیدا ہوتی ہے اور ہر میدان میں کامیابی انسان کے قدم چومتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون کہ اے مسلمانو! جب تم دشمن سے مقابلہ کے لئے جاؤ تو ثبات اختیار کرو اور کثرت سے ذکر الٰہی کیا کرو تا تم اس کے نتیجہ میں کامیابی حاصل کر سکو۔

ذکر خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو (قرآن مجید)

اگر امروز فکرِ عزتِ دیں در شما جوشد
شمار انیز واللہ رتبت و عزت شود پیدا! (مسیح موعود)

بڑی جماعتوں کی طرف سے سالِ رواں کے پہلے دس مہینوں یعنے ۲۹ فروری ۱۹۵۶ء تک صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی کی رفتار کا نقشہ قبل ازیں شائع کیا جا چکا ہے۔ نیچے درمیانہ درجہ کی جماعتوں کی وصولی کے اعداد درج ہیں جن جماعتوں پر یہ (م) نشان لگایا گیا ہے۔ ان کی سالِ رواں کی چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی تو تسلی بخش ہے یا بہت اچھی ہے لیکن پچھلے بقایوں کی وجہ سے یا چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی کمی کی وجہ سے ان کا نام پیچھے چلا گیا۔ یہ خیال رہے کہ وصولی کی رفتار کل سال کی قابلِ وصول رقم کے مقابلہ میں نہیں بلکہ پہلے دس ماہ میں جو وصولی ہونی چاہیے تھی اس کے مطابق دکھائی گئی ہے۔ مثلاً جس جماعت کا کل بجٹ چھ سو روپیہ ہو اس کی طرف سے . . . . پہلے دس ماہ میں پانچ سو روپے وصول ہونے چاہیے تھے۔ اگر اس کی طرف سے تین سو روپے وصول ہو چکے ہوں تو اس کی وصولی ساٹھ فی صدی دکھائی گئی ہے۔ کل سال کے بجٹ کے مقابلہ میں اس کی وصولی پچاس فی صدی ہوگی۔ عدم گنجائش کی وجہ سے ابھی چھوٹی جماعتوں کی وصولی کی رفتار اخبار میں شائع نہیں کی جا سکی جن کا سالانہ بجٹ پانچ سو روپیہ سے کم ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب دو ماہ سے کم عرصہ رہ گیا ہے اس عرصہ میں جماعتوں نے ان دو ماہ کا چندہ بھی پورا وصول کرنا ہے اور پہلے دس ماہ میں جو کمی رہ گئی ہے اور جس کا اندازہ مندرجہ ذیل نقشہ سے بخوبی لگ سکتا ہے اس کی کو بھی پورا کرنا ہے۔ پس تمام احباب سے التماس ہے کہ ان دو مہینوں میں بقائے ادا کر دیں اور جلسہ سالانہ کے چندہ کی کمی کو بھی پورا کر دیں۔ اس چندہ کی وصولی بہت سی جماعتوں کی طرف سے نہایت ہی ناتسلی بخش ہے۔ یہ مت خیال کیجئے کہ جلسہ سالانہ ہو چکا۔ کیونکہ ابھی اس کے اخراجات پورے نہیں ہوئے۔ چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی میں بھی بجٹ کے مقابلہ میں بہت کمی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کا یہی وقت ہے۔

احباب کو یہ امر ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ اس غرض کے لئے مال کی۔ جان کی۔ وقت کی اور عزت کی جتنی قربانی کی جائے کم ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس دوڑ میں آگے بڑھنے سے ہی مال۔ جان۔ وقت اور عزت کی وقعت پیدا ہوتی ہے اور صحیح طور پر ان کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ پس ہمت۔ دعا اور عاجزی کے ساتھ کام کیجئے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے کام میں برکت ڈالے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ناظر بیت المال ربوہ

نام جماعت	چندہ عام وحصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
	وصولی فیصدی	
گوٹھ حاجی قمر الدین	۱۰۰	۱۰۰
چک ۳۵ ج ب	۱۰۰	۸۷
چندر کے منگولے	۱۰۰	۱۰۰
۲۴۵ ای۔ بی	۱۰۰	۱۰۰
۹۶ گ ب مسریح	۱۰۰	۱۰۰
کوٹ فتح خان	۹۱	۱۰۰
چانگریاں	۱۰۰	۵۵
بہلول پور (سیالکوٹ)	۱۰۰	۸۲
نانوں ڈوگر	۹۱	۱۰۰
قلعہ صوبہ سنگھ	۶۴	۱۰۰
دودھراں	۱۰۰	۳۵
۷۹ ر ب پکا بسے والی	۱۰۰	۶۳
بڈہی م	۱۰۰	۵۴
راکھ پٹن م	۱۰۰	۳۵
کرم پورہ	۶۳	۸۶
ماڑہ رانجھا	۵۳	۹۶
جہور (سیالکوٹ)	۸۱	۶۶

نام جماعت	چندہ عام وحصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
	وصولی فیصدی	
بھیی	۱۰۰	۲۶
سجکو بھٹی	۸۱	۶۳
۲۵ ٹی ڈی اے محمود پور م	۱۰۰	۳۱
پنڈ دادنخاں	۷۹	۶۰
شکارپور	۸۲	۵۶
مظفرہ	۸۱	۵۶
چک ۴۸ ج ب ہسیانہ م	۷۳	۶۱
کرنڈی	۷۱	۶۲
۲۷۰ الف گوٹھ	۴۳	۸۵
طالب آباد دستگیر آباد	۸۰	۶۴
چرپڑ کالنہ	۶۸	۴۸
بہاول نگر م	۷۰	۴۶
حجول احمدیاں	۶۷	۴۶
باغبانپورہ (لاہور)	۹۴	۱۸
منڈی بورے والا	۸۲	۳۰
ترگڑی	۶۴	۴۵
جیکب آباد	۶۹	۳۸

نام جماعت	چندہ عام وحصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
	وصولی فیصدی	
دیپال پور	۶۱	۴۶
جمال پور گوٹھ جمال دین م	۶۵	۴۱
مالو کے بھگت م	۸۲	۲۴
چک ۳۴۳ ج ب دھیرو کے م	۵۵	۵۰
بنوں	۶۸	۳۶
سیانوالی	۷۲	۲۷
صدر گوگیرہ	۳۷	۶۲
پسرور	۸۷	۱۱
چک ۶۵ پی ۔ این م	۴۸	۵۰
نوشہرہ	۹۷	×
چک ۱۳ ٹی۔ ڈی۔ اے م	۵۹	۳۷
چارسدہ	۱۷	۷۵
دھرگ م	۶۷	۳۲
رائے پور تادر آباد م	۶۰	۲۷
چک ۱۶ آر۔ بی۔ بیدیانوالہ م	۴۹	۳۶
خلیل مرکزی اچینی پایاں	۴۷	۳۷
چک ۱۴۴ ر۔ شیر روڈ م	۶۲	۱۹
پتوکی منڈی	۲۷	۵۱
ڈیرہ ماہ کھنڈ کوٹ مولابخش	۵۷	۳
پنڈی سجاگو	۴۴	۳۱
چونڈہ	۴۵	۲۶
چک ۱۹۴ آر۔ بی لاٹھیانوالہ م	۴۴	۲۷
سکرالی	۴۹	۲۳
بیگم کوٹ م	۶۱	۸
چک ۴۶ ش	۲۳	۳۶
چک جھمرہ	۱۸	۵۰
چک ۹۴ ش	۲۳	۳۴
چک ۳۹ ڈی بی ۔ سرگودھا	۴۸	۱۸
چک ۱۲۹ ر۔ آر	۵۷	۹
ترنگ زئی م	۳۸	۲۷
جمیس آباد	۳۵	۲۷
سیھلرمان م	۵۶	۶
قلعہ سوبھا سنگھ	۴۵	۱۶
ڈیرہ بابا نوالہ م	۳۹	۱۶
چک ۳۱۲ ر کھتو والی	۱۴	۴۰
چک ش۔ ایم۔ پی قائد آباد	۴۰	۱۰
نور آباد اسٹیٹ	۱۷	۳۳
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۴۰	۱۰
موسے والا م	۲۰	۳۰
شادیوال خورد	۲۵	۲۴
کلاسوالہ	۱۹	۲۸
ٹوپی	۲۶	۳۱
چک ۲۲۳ ر ۲۱۳	۲۱	۴۳
پیرکوٹ	۲۴	۲۰
چاہ سجاگو وال	۳۷	۵
چک ۳۷ ج ب م	۲۶	۱۴
منصور آباد	×	۴۰
کوٹ قیصرانی	۲۶	۹
جھنگ شہر	۱۵	۲۲

نام جماعت	چندہ عام وحصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
	وصولی فیصدی	
ڈنگری	۱۲	۱۹
چک ۲۹۵ گ ب بیدیانوالہ	۳۰	۱۵
سجکو	۳۲	۳
کمالیہ	۲۹	۵
جوہر آباد	۲۳	۱۱
چک ۵۲۸ مانوپور	۱۷	۱۷
کوٹ آغا م	۲۴	۹
خانپور	۳۰	۲
گولیکی	۲۲	۷
لالہ موسےٰ	۱۳	۱۶
سجدال	۲۴	۴
ایبٹ آباد	۲۷	×
سکھوال	۲۳	۱
پریم کوٹ	۷	۱۲
خانانوالی سیانوالی	۱۹	۲
کھنڈو	۲۱	×
مہدی پور کھتو والی م	۱۸	۳
تخت ہزارہ	۱۰	۸
چک ۳۷ ج	۶	۱۲
باباپور (لاہور)	۱۳	۵
چک ۳۶۷ جلیانوالہ	۱۶	۲
پمب المعروف احمد آباد	۱۲	۲
پارہ چنار	۹	۸
چک ۱۴۵ ۱۰ آر	۸	۸
تلونڈی راہ والی	۱۱	۴
نیلی	۱۱	۳
۱۳۲ الہ آباد	۸	۵
چک ۵۶۵ گ ب	۱۳	×
چک ۳۴ ج	۴	۵
دھاڑی منڈی	۷	۱
۹ منشی عبدالقادر والا	۸	×
مدرسہ چٹھہ	۴	۲
چک ۸۶-۸۷ ش	۵	×
چک ۱۳۶ آر بی سجاڑ تنگ سالار والا	۴	×
چک ۹۳ R-۷	۱	۱
ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ وکلا	۱	×
سکردو	×	×
بستی بابا حجنڈا	۷	×

دعائے نعم البدل

میرا بچہ ضیاء الدین بعمر سوا سال بعارضہ نمونیہ ایک ماہ بیمار رہ کر ۲۸ ۲-۵۶ کو اپنے حقیقی مولا سے جا ملا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعائے نعم البدل فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

فیروز الدین امر تسری انسپکٹر
تحریک جدید ضلع شیخوپورہ دگو جرانوالہ

وصایا

منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۲۹۰ میں امۃ القیوم زوجہ مستری عبدالغفور قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ نہال ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر مبلغ تین صد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی ۲ تولہ قیمت ۲۰۰/- روپیہ کل میزان ۵۰۰/- روپے میں اس کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- امۃ القیوم

گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد:- عبدالسلام کاٹن فیکٹری شاہ نہال ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان۔

نمبر ۱۴۳۰۳:- میں عبدالرشید ولد شیخ عبدالرب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن شاہ نہال ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میری آمد ماہوار بذریعہ ملازمت ۱۱۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- شیخ عبدالرشید۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا حال شاہ نہال ضلع ملتان۔ گواہ شد:- کریم بخش قائد مجلس خدام الاحمدیہ لودھراں ضلع ملتان۔

نمبر ۱۴۲۸۲:- میں عبدالسلام ولد عبدالرب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ نہال ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ سفید زمین ۱۰ مرلہ واقعہ ربوہ ضلع جھنگ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری آمد بذریعہ ملازمت ۱۵۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:- شیخ عبدالسلام

گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا حال وارد شاہ نہال ضلع ملتان۔
گواہ شد:- کریم بخش بقلم خود قائد مجلس خدام الاحمدیہ لودھراں ضلع ملتان۔

نمبر ۱۴۲۸۴:- میں حاجی نور احمد ولد محمد رمضان قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن شاہ نہال ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری آمدن بذریعہ ملازمت ۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان مالک ہوگی۔ العبد:- حاجی نور احمد بقلم خود۔ گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- کریم بخش بقلم خود قائد مجلس خدام الاحمدیہ لودھراں ضلع ملتان

نمبر ۱۴۲۹۸ میں امۃ الرحمن زوجہ عبدالسلام قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ نہال ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ایک ہزار جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزن ۸ تولہ قیمت ۸۰۰/- روپے کل میزان ایک ہزار آٹھ صد روپیہ صرف میں اس کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- امۃ الرحمن بقلم خود۔ گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- ظہیر کوثر کاٹن فیکٹری شاہ نہال ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان

نمبر ۱۰۹۹۷ میں محمد رفیق ولد پھگو خان قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن کھڑونہ ڈاکخانہ بیرپور ضلع میرپور صوبہ ریاست جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خداوند زندہ ہیں۔ میرا گذارہ تجارت پر ہے میری آمدنی ماہوار مبلغ ۴۰ روپے اندازاً ہو جاتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔

العبد۔ محمد رفیق بقلم خود۔
گواہ شد چوہدری عزیز اللہ امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۴۰۳۵:- میں محمد ابراہیم ولد جیون قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۱۹/۷۷-B ڈاکخانہ چک ۲۱/۷۷-B ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اراضی ۱۰ کیلہ جو کہ اراضی گورنمنٹ کی طرف سے کاشتکاری کے لئے ملی ہوئی ہے جس کی سالانہ آمدنی ۲۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اراضی مذکور کا حق مالکانہ مل گیا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر اور جائداد متروکہ ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد۔ محمد ابراہیم بقلم خود
گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا
گواہ شد۔ فیروز الدین بقلم خود سیکرٹری مال انجمن احمدیہ

نمبر ۱۴۳۰۰ میں نصیرہ بیگم زوجہ چوہدری مبارک احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۶ شمالی۔ ڈاکخانہ ۷۹ شمالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ وصیت کے طور میں ادا کروں تو وہ رقم میرے ترکہ کے حصہ وصیت سے مجرا ہوگی۔ میرا زیور کوئی نہیں ہے اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ نصیرہ بیگم۔
گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ۔ جھنگ
گواہ شد۔ مبارک احمد خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۲۸۸ میں غلام حسین ولد چوہدری عظیم بخش قوم سندو جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن موضع سمرا چاہ باغوالہ ڈاکخانہ سمرا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ اراضی بنجر ۴۳ کنال جو کہ بسلسلہ مستقبل الاٹمنٹ چک ۵۵/ج-ب دھاندرہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائلپور میں ہے اس کی سالانہ آمد تقریباً تین صد روپیہ ہے۔ اور میں بطور پٹواری کبھی ملازم ہوں۔ جس کی آمد ماہوار ۷۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد غلام حسین پٹواری بقلم خود
گواہ شد کریم بخش قائد مجلس خدام الاحمدیہ لودھراں۔
گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۴۲۷۳ میں خواجہ محمد احمد ولد خواجہ مانک دین قوم بٹ کاشمیری پیشہ دکانداری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائداد ایک دکان واقع غلہ منڈی ربوہ برقبہ پونے چار مرلہ اور دس مرلہ زمین محلہ دارالنصر (ج) میں برائے تعمیر مکان ہے۔ جس کی مالیت قریباً ۱۳۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرا نقد سرمایہ مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ ہے جو میں نے تجارت میں لگا رکھا ہے اور اس سے میری آمدنی قریباً ۴۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی جائداد اور ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی مزید جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد خواجہ محمد احمد بقلم خود
گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد داؤد امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ
گواہ شد۔ عبدالرحمن سلطان بوزری مارکیٹ بازار جڑانوالہ

بھارت کے دعوے پر پاکستان انتہائی شدید احتجاج کرے گا

ڈھاکہ کے ہوائی اڈے پر مسٹر حمید الحق چوہدری کا اعلان

ڈھاکہ ۱۲ مارچ۔ وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری نے کہا ہے کہ "پاکستان ہندوستان سے سخت سے سخت الفاظ میں اس کے اس دعوے کے خلاف احتجاج کرے گا کہ کشمیر قانونی اور واقعاتی اعتبار سے ہندوستان کا حصہ ہے"۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ بھارت صرف یہ کہہ کر کشمیر اس کا ہے۔ کشمیر پر اپنا حق نہیں جتا سکتا۔ یاد رہے کہ بھارت نے سیٹو کانفرنس کے فیصلوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے یہ موقف پیش کیا ہے۔

مسٹر حمید الحق چودھری نے جو کل بذریعہ طیارہ کراچی سے یہاں پہنچے تھے۔ ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے مستقبل کے متعلق کسی فیصلہ کا حق کشمیریوں کو ملنا چاہیئے اور پاکستان پوری تندہی سے اس مسئلے کے پر امن حل کے لئے کوششیں کرتا رہے گا انہوں نے امید ظاہر کی کہ کشمیریوں کے ساتھ انصاف کیا جائے گا

مسٹر حمید الحق چوہدری کی توجہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کے دہلی کے بیان کی طرف مبذول کرائی گئی۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اگر پاکستان نے بھارت پر حملہ کیا تو امریکہ بھارت کا ساتھ دے گا۔ اس پر مسٹر چوہدری نے اعلان کیا کہ پاکستان بھارت پر حملے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان نے فوجی معاہدوں میں صرف اپنے دفاع کی خاطر شرکت کی ہے۔ اور ان معاہدوں کی نوعیت بھی خالص دفاعی ہے۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے وزیر خارجہ نے اس سوال کی وضاحت کی کہ پاکستان کو دوسرے ملکوں کے مقابلے میں فوجی امداد زیادہ کیوں مل رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دفاعی معاہدوں کا رکن ہونے کی حیثیت سے پاکستان کو زیادہ بھاری ذمہ داریاں انجام دینی ہیں۔ اسلئے اس کا فوجی اعتبار سے زیادہ طاقتور ہونا بھی ضروری ہے

پاکستان اور پاکستانی امپائروں کے خلاف توہین آمیز کلمات

ایم۔ سی سی کے دورۂ پاکستان کا ایک اور ناخوشگوار حادثہ

کراچی ۱۲ مارچ۔ ایم سی سی کی ٹیم جو آج کل کراچی میں اپنے دورہ پاکستان کا آخری میچ کھیل رہی ہے اس کے بعض کھلاڑیوں نے امپائر شیمی سپرٹ کو ایک اور حقہ کالگایا اور اپنے دامن کو ایک اور ناگوار حادثہ سے ملوث کیا

کل کے ناخوشگوار حادثہ کی تفاصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ پاکستان اور ایم سی سی کے درمیان چوتھے اور آخری غیر سرکاری ٹیسٹ کے تیسرے روز جب امتیاز کلوز کی باؤلنگ کا سامنا کرنے لگے تو وہ کچھ لمحوں کے لئے ایم سی سی کے کپتان ڈونلڈ کار کے پاس گئے اور کچھ بات کرنے لگے۔ اس اثناء میں امپائر اور بعض کھلاڑی ان کے پاس پہنچ گئے اس پر کار نے ہاتھ کے اشاروں سے اپنے کھلاڑیوں کو میدان میں منتشر کر دیا۔ اور امتیاز احمد واپس کریز پر آ گئے۔ اس کے کچھ دیر بعد امتیاز ایل بی ڈبلیو ہو گئے۔

بعد میں امتیاز نے ڈریسنگ روم میں شکوہ کیا کہ ایم سی سی کے بعض کھلاڑی نے نہ صرف ان (امتیاز) کے بلکہ امپائروں اور پاکستان کے خلاف توہین آمیز زبان استعمال کر رہے تھے۔

کل کا کھیل ختم ہونے کے بعد جب اخباری نمائندے ایم سی سی کے ڈریسنگ روم میں گئے تو فضل محمود جو اس میچ میں پاکستانی ٹیم کے کپتان ہیں۔ اور امتیاز احمد بھی موجود تھے۔ اس موقع پر امتیاز نے اپنے الزام کا اعادہ کیا اور ایم سی سی کے ایک کھلاڑی کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ اس شخص نے توہین آمیز کلمات کہے تھے۔ اس کھلاڑی نے اس الزام کی تردید کی۔ لیکن یہ اعتراف کیا کہ انہوں نے سخت الفاظ ضرور کہے تھے

اس سلسلہ میں دونوں ٹیموں کے کپتانوں نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ امتیاز احمد جب بیٹنگ کر رہے تھے تو وکٹ کے نزدیک کھڑے بعض کھلاڑیوں نے آپس میں کچھ ایسے لفظ کہے جن سے امتیاز پریشان اور مشتعل ہو گئے اور جو ہٹ وہ لگانے والے تھے وہ اچھی طرح نہ لگا سکے۔ امتیاز نے اس کے بعد ایم سی سی کے کپتان کو اس طرف متوجہ کیا اور ان سے کہا کہ وہ اپنے کھلاڑیوں کو روکیں۔ انہوں نے اپنے کھلاڑیوں کو منع کر دیا۔

اے کے داس پارٹی سے خارج کر دیئے گئے

ڈھاکہ ۱۲ مارچ۔ مشرقی بنگال شیڈول کاسٹ فیڈریشن کی مجلس عاملہ نے مرکزی وزیر مملکت برائے اقتصادی امور مسٹر اے کے داس کو پارٹی سے خارج کر دیا ہے۔ ان پر پارٹی کے منشور کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس سے قبل انہیں پارٹی نے وزارت سے مستعفی ہونے کی ہدایت کی تھی۔ مجلس عاملہ نے پارٹی کے سیکرٹری مسٹر بسیں راج منڈل سے بھی دستور ساز اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ہے۔

شاہ حسین نے عرب سربراہوں کی دعوت مسترد کر دی

عمان ۱۲ مارچ۔ اردن کے شاہ حسین نے عرب سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت مسترد کر دی ہے انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت اردن میں جس پالیسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس کے تحت ہم کسی بلاک میں شرکت نہیں کر سکتے۔ واضح رہے کہ شاہ سعود کرنل ناصر اور شکری القوتلی نے انہیں کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ اور برطانیہ سے ملنے والی امداد کی بجائے مالی امداد کی پیشکش بھی کی تھی۔

---

(۳) وزیر خارجہ نے کہا کہ جو لوگ پاکستان کو فوجی امداد ملنے پر نکتہ چینی کر رہے ہیں پاکستان کی سلامتی ان کی آنکھوں میں کھٹکتی ہے۔

وزیر خارجہ آئین کی منظوری کے بعد پہلی بار مشرقی پاکستان آئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر ان کا پر جوش خیر مقدم کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں جن میں صوبائی کابینہ کے ارکان شہر کا ڈپٹی سیاسی لیڈر اور سماجی تنظیموں کے ارکان شامل تھے۔ انہیں ہاروں سے لاد دیا۔ پھر انہیں جلوس کی صورت میں شہر لے جایا گیا۔

جلوس کے خاتمہ پر وزیر خارجہ نے ایک عظیم الشان جلسے کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دستور کی منظوری سے ملک کو استحکام نصیب ہوا ہے اور غیر ممالک میں اس کا وقار بڑھ گیا ہے اور ان کی تقریر کے دوران حاضرین نے "غریبوں کا دوست زندہ باد" "حمید الحق زندہ باد" اور "پاکستان زندہ باد" کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ مسٹر حمید الحق نے کہا آپ لوگوں نے جس جوش و خروش کے ساتھ میرا استقبال کیا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ مشرقی بنگال کے عوام آئین کی تشکیل پر مطمئن اور خوش ہیں اور ہمیں پوری توانائی کے ساتھ قومی تعمیر کے کاموں کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے۔

درخواست دعا

میری خالہ زاد بہن امۃ الوہاب بیگم صاحبہ جو محترم قاضی محمد عبداللہ صاحب ریٹائرڈ ناظر ضیافت کی صاحبزادی اور عبداللطیف خان صاحب کی اہلیہ ہیں۔ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ایکدفعہ بخار اتر کر دوبارہ حملہ ہوا ہے اب حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ و صحابہ حضرت مسیح موعود اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے ..... کہ خداوند کریم انہیں اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار کرامت اللہ دفتر وکالت قانون ربوہ